کی ایک طویل تقریر سے اس کا افتتاح اسلام آباد میں ۳ر مارچ کو ہوا۔ ۵ر مارچ سے لاہور میں ہوتی ۷۔۸ار کو پشاور منتقل ہوگئی، دوسرے دن کراچی آگئی اور ۱۴ار کو اختتام پذیر ہوئی علمی اور مقالاتی پروگرام کے ساتھ سماجی اور سیر و سیاحت کا پروگرام بھی برابر چلتا رہا، پینتالیس (۴۵) اسلامی اور غیر اسلامی ملکوں کے نمائندوں نے شرکت کی جن میں مستشرقین یعنی عیسائی اور یہود بھی شامل تھے اور کچھ مسلم و غیر مسلم خواتین بھی مندوب تھیں، ہندوستان سے اڈیٹر برہان کے علاوہ تین اور حضرات شریک ہوئے، کلکتہ یونیورسٹی کے ایک ہندو پروفیسر جو صدر شعبۂ اسلامی تاریخ و ثقافت ہیں وہ بھی مدعو تھے مگر نہ گئے امام حرم شیخ عبداللہ بن سبیل ہم مندوبین کی بارات کے دولھا تھے، جب وہ ہوٹل سے باہر آتے تھے تو لوگ دست بوسی کے شوق میں اُن پر پروانوں کی طرح گرتے تھے لاہور اور کراچی میں انھوں نے نماز جمعہ پڑھائی تو اخبارات کی رپورٹ کے مطابق پندرہ بیس لاکھ انسانوں کا مجمع تھا، شیخ جامع ازہر ڈاکٹر عبدالحلیم محمود کی بلند و بالا شخصیت بھی امام حرم کے سامنے دب کے رہ گئی تھی، چنانچہ وہ کراچی پہونچنے کے دوسرے ہی دن قاہرہ واپس ہوگئے، راقم الحروف ۳ر مارچ کو روانہ ہوا تھا، ۲۹ر کی شب میں وطن واپس پہنچا، اس سفر کی پوری روداد جو معلومات افزا بھی ہوگی اور فکر آمیز بھی قارئین برہان کو سنانے کا ارادہ ہے، مگر ابھی غزوات کا مقالہ ہی ختم نہیں ہوا، اڈیٹر کے قلم سے ایک ہی اشاعت میں دو دو مقالات برہان کے مقالہ نگاروں کے ساتھ ناانصافی تو نہیں!

۲۶ر مارچ کو دلی اڈمنسٹریشن نے ایک شاندار تقریب میں مختلف زبانوں کے چند ادیبوں اور فن کاروں کو از راہ قدردانی انعامات تقسیم